102260 ـ ٹخنوں سے نیچے لباس رکھنے میں جمہور علماء کا مذہب

سوال

میں نے سنا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے فعل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ فرمانا کہ: " تم ان میں سے نہیں ہو " یعنی جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں کی بنا پڑ جمہور علماء کرام لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مرد اپنا لباس غرور و تکبر کے ساتھ ٹخنوں سے نیچے رکھے تو علماء کرام کے ہاں بغیر کسی اختلاف کے حرام بلکہ یہ کبیرہ گناہ ہے.

اور سوال نمبر (762) کے جواب میں اس کی حرمت پر دلالت کرنے والی بعض احادیث بیان کی گئی ہیں، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن بغیر کسی غرور و تکبر کے لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنے کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایاجاتا ہے، اس مسئلہ میں ان کے تین قول پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

حرام ہے.

دوسرا قول:

مکروہ ہے.

تیسرا قول:

بغیر کسی کراہت کے جائز ہے.

اور مذاہب اربعہ کے جمہور علماء کرام اس کی عدم حرمت کے قائل ہیں، ذیل میں ہم مذاہب اربعہ کے علماء کرام کے اقوال پیش کرتے ہیں:

ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" ابو حنيفہ رحمہ اللہ نے ايك قيمتى چادر زيب تن كى اور وہ اسے زمين پڑ گھسيٹ كر چل رہے تھے، تو انہيں كہا گيا:

كيا ہميں اس سے منع نہيں كيا گيا ؟

تو وہ كہنے لگے: يہ ممانعت تو صرف غرور و تكبر كرنے والوں كے ليے ہے، اور ہم ان ميں سے نہيں " انتہى

ديكھيں: الآداب الشرعية (3 / 521)، اور الفتاوى الہندية (5 / 333) بھى ديكھيں.

اور مالكيہ كے ہاں حرام ہے، بعض مالكى مثلا ابن عربى اور قرافي اسے حرام قرار ديتے ہيں.

ابن عربى كہتے ہيں:

مرد كے ليے اپنا لباس ٹخنوں سے نيچے ركھ كر يہ كہنا جائز نہيں كہ ميں تكبر تو نہ كرتا؛ كيونكہ نہى اسے لفظا بھى شامل ہے، اور اس كى علت كو بھى شامل ہے، اور لفظا حكم كو شامل كرتے ہوئے اس كا يہ كہنا جائز نہيں كہ ميں اس ميں شامل نہيں ہوتا كيونكہ مجھ ميں وہ علت نہيں ہے، كيونكہ يہ شريعت كے مخالف ہے، اور اس كا يہ دعوى تسليم نہيں كيا جائيگا، بلكہ اس كا اپنى چادر وغيرہ لباس ٹخنوں سے نيچے ركھنا ہى تكبر ہے، تو اس ميں اس كا جھوٹ قطعى طور پر معلوم اور واضح ہے "

ديكھيں: عارضۃ الاحوذى (7 / 238).

اور كچھ مالكى اس كو كراہت كا حكم ديتے ہيں حرمت كا نہيں.

حافظ ابن عبد البر " التمہيد " ميں رقمطراز ہيں:

" يہ حديث اس پر دلالت كرتى ہے كہ جس كسى نے بھى اپنى چادر بغير كسى تكبر اور غرور كے ٹخنوں كے نيچے ركھى تو مذكورہ وعيد ميں وہ شامل نہيں ہو گا، ليكن اس كے باوجود چادر اور قميص وغيرہ لباس ٹخنوں سے نيچے ركھنا ہر حال ميں مذموم ہے " انتہى

ديكھيں: التمہيد (3 /244).

اور حاشية العدوى ميں درج ہے:

" حاصل يہ ہوا كہ: اگر بغير تكبر و غرور كے لباس ٹخنوں سے نيچے ركھا جائے تو اس ميں وارد شدہ نصوص كا آپس

میں تعارض ہے، چنانچہ ۔ مالکی علماء میں سے ۔ " الحطاب " اسے حرام نہیں بلکہ مکروہ قرار دیتے ہیں، اور ۔ امام قرافی کی کتاب " الذخيرة " میں اس کی حرمت بیان ہوئی ہے.

اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ: اس سے متعین یہ ہوا کہ یہ شدید قسم کی کراہت میں شامل ہے " انتہی.

دیکھیں: حاشية العدوى (2 / 453).

اور شافعی حضرات نے بیان کیا ہے کہ غرور و تکبر کے ساتھ حرام ہے وگرنہ نہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

امام شافعی کا کہنا ہے: نماز وغیرہ میں غرور و تکبر کے ساتھ سدل کرنا جائز نہیں، لیکن بغیر تکبر و غرور کے نماز میں سدل کرنا ہلکا ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب یہ عرض کیا کہ میری چادر کی ایك سائڈ نیچے ہو جاتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

" تم ان میں سے نہیں ہو " انتہی.

دیکھیں: المجموع (3 / 177).

اور شرح مسلم میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر تکبر و غرور کے لیے کپڑا اور لباس ٹخنوں سے نیچے رکھا جائے تو جائز نہیں، لیکن اگر بغیر غرور و تکبر کے ہو تو یہ مکروہ ہے، تکبر کے ساتھ لباس نیچے رکھ کر کھینچنے والی احادیث کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ تکبر کے ساتھ مخصوص ہے، امام شافعی نے فرق بیان کیا ہے " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (14 / 62).

اور بعض شافعی حضرات مثلا امام ذہبی اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے حرمت کا قول اختیار کیا ہے.

امام ذہبی رحمہ اللہ نےلباس ٹخنوں سے نیچے رکھ کر یہ کہنا کہ میں یہ تکبر کے ساتھ تو نہیں کرتا اس کا رد کرتے ہوئے کہا ہے:

" تو آپ اسے دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر بھی کرتا اور پھر اپنے حماقت سے پر نفس کو اس سے بری بھی کرتا اور ایك عام اور مستقل نص پر اعتماد کرنے کی کوشش کرتا ہے جسے ایك دوسری مستقل نص تکبر کے معنی کو خاص کرتی

ہے!

اور وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے قول:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری چادر نیچی ہو جاتی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے ابو بکر تم ان میں شامل نہیں جو غرور و تکبر کے ساتھ ایسا کرتے ہیں "

تو ہم یہ کہتے ہیں: پہلی بات تو یہ ہےکہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اپنی چادر اس طرح نہیں باندھتے تھے کہ ٹخنوں پر ہوتی، بلکہ وہ اسے ٹخنوں سے اوپر باندھا کرتے تھے، لیکن بعد میں وہ ڈھیلی ہو جایا کرتی تھی.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان یہ ہے:

" مومن کا لباس نصف پنڈلی تك ہوتا ہے، اور جو اس اور ٹخنوں کے درمیان ہو اس میں کوئی حرج نہیں "

تو ممانعت میں وہ شخص بھی بالکل اسی طرح ہے جو اپنا لباس اور سلوار ٹخنوں سے نیچے رکھ کر سلوائے، اور بازو کے کف زائد رکھنا بھی اسی میں شامل ہوتے ہیں، اور یہ سب کچھ دلوں میں چھپے ہوئے غرور و تکبر میں سے ہے " انتہی.

دیکھیں: اعلام سیر النبلاء (3 / 234).

اور حنابلہ نے بھی اس کی عدم حرمت بیان کی ہے.

الاقناع میں درج ہے:

" بغیر کسی ضرورت کے مرد کا ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنا مکروہ ہے " انتہی مختصرا.

دیکھیں: الاقناع (1 / 139).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قمیص اور چادر اور سلوار پائجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا مکروہ ہے؛ اور اگر کوئی شخص غرور و تکبر کی بنا پر ایسا کرے تو یہ حرام ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (2 / 298).

اور ابن مفلح کہتے ہيں:

" شيخ تقى الدين ابن تيمہ رحمہ اللہ نے اس كى عدم حرمت اختيار كى ہے، اور كراہت اور عدم كراہت كے بارہ ميں كچھ نہيں كہا " انتہى.

ديكھيں: الآداب الشرعية (3 / 521).

اور شرح العمدة لشيخ الاسلام ابن تيمية صفحہ (361 - 362) بھى ديكھيں.

اور الصنعانى رحمہ اللہ نے حرمت والا قول اختيار كيا ہے، اور اس سلسلہ ميں ايك كتاب بھى لكھى ہے جس كا نام " استيفاء الاقوال في تحريم الاسبال على الرجال " ركھا ہے.

اور ہمارے معاصر علماء كرام مثلا شيخ ابن باز اور شيخ ابن عثيمين رحمہما اللہ اور شيخ ابن جبرين اور شيخ صالح الفوزان اور مستقل فتوى كميٹى كے ممبر علماء كرام وغيرہ نے بھى حرمت والا قول ہى اختيار كيا ہے.

آپ مزيد اجتہادى مسائل كى معرفت كے ليے سوال نمبر (70491) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .